کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں ؟

کہ اگر کوئی مرد (محمد ابراہیم ارشاد الٰہی) اپنی بیوی سے (3 مرتبہ) یوں کہے ؟

کہ تو میرے بدن پر حرام ہے، تو میرے بدن پر حرام ہے، تو میرے بدن پر حرام ہے۔

کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائیگی ؟

اور کیا یہ الفاظ طلاق کیلئے صریح ہیں ؟

* آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کے بارے قرآن و حدیث سے اور فقہ کی رو سے وضاحت فرمائیں

نوٹ :- مسماۃ ارشاد مائی سے بذریعہ فون نمبر 0301-2634593 پر بات کی گئی تو اس نے بھی یہی بیان دیا اور یہی الفاظ بتائے اس کے علاوہ کوئی لفظ نہیں بولا۔ محمد انور ح

المستفتی : محمد صادق بن غلام یاسین۔

سکنہ مظفرگڑھ

0301-4892557

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۱۸۳ — مورخہ ۱۸۹ — جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

17 SEP 2017

الجواب

"تو میرے بدن پر حرام ہے" انت علی حرام کا مفہوم اور معنیٰ ہے اس جملہ سے مفتیٰ بہ قول کے مطابق بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے

(انت علی حرام) والفتوی علی انہ یقع الطلاق البائن وان لم ینو لغلبۃ استعمال ہذہ اللفظۃ فی ہذہ البلاد (فتاوی التاتارخانیہ ص $\frac{۳۰۵}{۳۰۴}$)

(جاری ہے)

لیکن اس جملہ سے طلاق بائنہ ہی واقع ہوگی۔ کیونکہ حرام کے لفظ سے بلا نیت
طلاق کا واقع ہو جانا اصل وضع کی وجہ سے نہیں بلکہ عارض کی وجہ سے ہے

وفی الشامیة ولا یلحقه البائن لکونه بائنا لما ان عدم توقفه علی النیة
امر عارض له لا بحسب اصل وضعه (ج ۳ ص ۳۰۶)

لہذا صورت مسئولہ میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ مسماۃ ارشاد مائی کی
اجازت اور رضامندی سے تجدید نکاح کے بعد دوبارہ آباد ہونے کی
اجازت ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد فاروق
۲۵/۱۲/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالحکیم
۲۵/۱۲/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان

مفتی

17 SEP 2017

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۳
مورخہ ۱۸۹
جامعہ خیر المدارس